روزانہ دو ہزار درود پاک کی منت مانی پھر کئی دن نہیں پڑھا تو کیا حکم ہے؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے علمائے دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ ایک شخص نے یوں قسم کھائی کہ "اللہ کی قسم میں ہر روز دو ہزار مرتبہ درود پاک پڑھوں گا"۔ پھر یہ شخص کچھ عرصہ تک روزانہ دو ہزار مرتبہ درود پاک پڑھتا رہا، پھر ہوا یوں کہ اس سے اپنی مصروفیات کے سبب کئی دن درود پاک نہ پڑھا گیا، تو کیا اس شخص کی قسم ٹوٹ گئی یا نہیں؟ اگر قسم ٹوٹ گئی، تو اس پر ایک ہی کفارہ ادا کرنا ہوگا یا ہر دن کے اعتبار سے الگ کفارہ ہوگا؟

جواب

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْجَوَابُ بِعَوْنِ الْمَلِکِ الْوَھَّابِ اَللّٰھُمَّ ھِدَایَۃَ الْحَقِّ وَالصَّوَابِ

پوچھی گئی صورت میں شخصِ مذکور کی قسم ٹوٹ گئی اور اس پر صرف ایک ہی کفارہ لازم ہے، ہر دن کے اعتبار سے الگ الگ کفارہ لازم نہیں، کیونکہ مستقبل میں کسی کام کے کرنے کی قسم کھا کر اسے توڑ دینے سے کفارہ لازم آتا ہے، پھر اگر قسم کے الفاظ تکرار والے نہ ہوں، تو وہ ایک مرتبہ ٹوٹنے سے ختم ہو جاتی ہے۔ چونکہ پوچھی گئی صورت میں اس شخص نے آئندہ ہر روز دو ہزار مرتبہ درود پاک پڑھنے کی قسم کھا کر اسے توڑ دیا، اور قسم میں "ہر روز" کے الفاظ تکرار پر نہیں، بلکہ تابید (ہمیشگی) پر دلالت کرتے ہیں اور فقہاء کرام کی صراحت کے مطابق تابید، تکرار کا فائدہ نہیں دیتی، لہٰذا جس دن اس نے دو ہزار مرتبہ درود پاک نہیں پڑھا، اسی دن اس کی قسم ٹوٹ گئی اور اس پر ایک ہی کفارہ لازم ہوا، اس کے بعد درود پاک نہ پڑھنے سے مزید کفارہ لازم نہیں ہوگا۔

نوٹ : قسم کا کفارہ دس شرعی فقیروں کو متوسط درجے کے کپڑے دینا، یا صبح شام دو وقت کا پیٹ بھر کر کھانا کھلانا، یا ایک ایک صدقۂ فطر کی مقدار رقم انھیں دینا ہے اور اگر ایک ہی فقیر کو دینا چاہے تو دس دنوں میں دے۔ بیان کردہ تینوں چیزوں میں اختیار ہے کہ ان میں سے جو چاہے کرے، اگر ان میں سے کسی پر قدرت نہ ہو تو کفارے کے لگا تار تین روزے رکھنا لازم ہیں۔

امام محمد بن حسن شیبانی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 189ھ/804ء) لکھتے ہیں : "وإذا حلف الرجل باللہ أو باسم من أسماء اللہ۔۔۔فھذہ کلھا أیمان وإذا حلف بشيء منھا لیفعلن کذا و کذا فحنث وجبت علیہ الکفارۃ۔۔۔ملتقطا" ترجمہ : اور جب کسی شخص نے اللہ کی قسم کھائی یا اللہ تعالی کے کسی نام کی تو یہ تمام قسمیں ہی ہونگی اور جب ان کے ذریعے **کسی شے پر قسم کھائی کہ وہ ایسا ضرور کرے گا، پھر اس نے قسم توڑ دی تو اس پر کفارہ لازم ہوگا۔** (کتاب الاصل، جلد 02، صفحہ 276، دار ابن حزم، بیروت)

علامہ علاؤالدین سمرقندی رَحْمَۃُ اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات : 540ھ/1145ء) لکھتے ہیں : "فأما إذا ذکر القسم باللفظ المستقبل بأن قال أحلف باللہ لأفعلن کذا یکون یمینا عندنا۔۔۔ملتقطا" ترجمہ : بہر حال جب قسم مستقبل کے لفظ سے ذکر کی، بایں معنی کہ اس شخص نے کہا : میں اللہ کی قسم کھاتا ہوں ضرور اس طرح کروں گا تو یہ ہمارے نزدیک قسم ہوگی۔ (تحفۃ الفقھاء، جلد 02، صفحہ 299، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

اگر قسم تکرار والے الفاظ سے نہ ہو تو ایک مرتبہ ٹوٹنے سے ختم ہو جاتی ہے، جیسا کہ تنویر الابصار مع درمختار میں ہے : "(فلو فعل) المحلوف علیہ (مرۃ) حنث و (انحلت الیمین۔۔۔فلو فعلہ مرۃ اخری لا یحنث) الا فی کلما" ترجمہ : پس اگر اس نے محلوف علیہ فعل ایک دفعہ کر لیا، تو وہ حانث ہو جائے گا اور اس کی قسم ختم ہو جائے گی، پس اگر اس نے دوبارہ وہ کام کیا تو وہ حانث نہیں ہوگا، مگر جب قسم میں کلما (جب جب) ہو، (کہ اس صورت میں وہ دوبارہ حانث ہوگا)۔ (درمختار مع ردالمحتار، جلد 3، صفحہ 843، مطبوعہ بیروت)

کسی کام کی تابید(ہمیشگی) پر قسم کھانا، تکرار کا فائدہ نہیں دیتا، جیسا کہ علامہ ابن نجیم مصری حنفی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ (سالِ وفات: 970ھ/1562ء) لکھتے ہیں: ”لوزاد علی إن أبدا فإنها لا تفید التکرار کما لو قال إن تزوجت فلانة أبدا فهی طلاق فتزوجها طلقت ثم إذا تزوجها ثانیا لا تطلق کذا أجاب ابو نصر الدبوسی کما فی فتح القدیر وعلله البزازی فی فتاویه بأن التأبید ینفی التوقیت لا التوحید فیتأبد عدم التزوج ولا یتکرر“ ترجمہ: اگر کسی نے لفظِ اِن کے ساتھ "ابدا" کے لفظ کا یمین میں اضافہ کیا ہے، تو یہ تکرار کا فائدہ نہیں دے گا، جیسا کہ کسی نے کہا اگر میں فلاں عورت سے کبھی بھی نکاح کروں، تو وہ طلاق والی ہے، پھر اس نے اس عورت سے نکاح کیا، تو عورت کو طلاق ہو جائے گی، پھر اگر دوبارہ اس سے نکاح کرتا ہے، تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔ ابو نصر الدبوسی رحمہ اللہ نے یہی جواب ارشاد فرمایا ہے، جیسا کہ فتح القدیر میں ہے اور شیخ علامہ بزازی رحمہ اللہ نے اپنے فتاوی میں اس مسئلہ کی یہ علت بیان فرمائی ہے کہ تابید توقیت یعنی قسم کو کسی وقت کے ساتھ مقید کرنے کے منافی ہے، توحید کے منافی نہیں، لہذا نکاح نہ کرنے کا حکم ہمیشہ کے لیے ہوگا یعنی کبھی بھی نکاح کرے گا قسم ٹوٹ جائے گی اور اس میں تکرار نہیں ہوگی یعنی ایک دفعہ حانث ہونے کے بعد قسم ختم ہو جائے گی۔ (بحر الرائق، جلد4، صفحہ15، مطبوعہ بیروت)

قسم کا کفارہ:

خالقِ کائنات جل جلالہ قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ”فَكَفَّارَتُهٗۤ اِطْعَامُ عَشَرَةِ مَسٰكِیْنَ مِنْ اَوْسَطِ مَا تُطْعِمُوْنَ اَهْلِیْكُمْ اَوْ كِسْوَتُهُمْ اَوْ تَحْرِیْرُ رَقَبَةٍؕ فَمَنْ لَّمْ یَجِدْ فَصِیَامُ ثَلٰثَةِ اَیَّامٍؕ ذٰلِكَ كَفَّارَةُ اَیْمَانِكُمْ اِذَا حَلَفْتُمْؕ وَ احْفَظُوْۤا اَیْمَانَكُمْؕ كَذٰلِكَ یُبَیِّنُ اللّٰهُ لَكُمْ اٰیٰتِهٖ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ(۸۹)“
ترجمہ کنز العرفان: قسم کا کفارہ دس مسکینوں کو اس طرح کا درمیانے درجے کا کھانا دینا ہے جو تم اپنے گھر والوں کو کھلاتے ہو یا اُن دس کو کپڑے دینا ہے یا ایک مملوک (غلام یا لونڈی) آزاد کرنا ہے تو جو نہ پائے تو تین دن کے روزے یہ تمہاری قسموں کا کفارہ ہے جب قسم کھاؤ اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو۔ اسی طرح اللہ تم سے اپنی آیتیں بیان فرماتا ہے تاکہ تم شکر گزار ہو جاؤ۔ (پارہ7، سورۃ المائدۃ، آیت89)

بہارِ شریعت میں ہے : ”قسم کا کفارہ غلام آزاد کرنا یا دس مسکینوں کو کھانا کھلانا یا ان کو کپڑے پہنانا ہے ، یہ اختیار ہے کہ ان تین باتوں میں سے جو چاہے کرے ۔ ۔ ۔ اگر غلام آزاد کرنے یا دس مسکین کو کھانا یا کپڑے دینے پر قادر نہ ہو تو پے درپے تین روزے رکھے ۔“

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : OKR-0010

تاریخ اجراء : 15ذوالحجۃ1446ھ/12جون2025ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net